71249 ـ والد كا چورى كرده مال بغير خبر ديے واپس كرنا

سوال

والد صاحب اپنى رقم ركھنے كے ليے گھر ميں ايك بيگ استعمال كيا كرتے تھے، ايك بار مجھے اپنا قرض واپس كرنے كے ليے رقم كى ضرورت تھى تو ميں نے وہ بيگ كھول كر كچھ رقم اڑا لى، كيونكہ ميں كوئى كام نہيں كرتا تھا، اور ميں نے ايسا كئى بار كيا حتى كہ والد صاحب كو محسوس ہونے لگا كہ پيسے كم ہونے لگے ہيں، ليكن انہيں يہ علم نہ ہو سكا كہ رقم كون نكالتا ہے.
كچھ عرصہ بعد الحمد للہ اللہ تعالى نے مجھے ہدايت نصيب فرمائى اور ميں اسلامى امور پر صحيح طريقہ سے عمل پيرا ہو گيا اور مجھے معلوم گيا والد صاحب كے علم كے بغير پيسے نكالنا ميرى غلطى تھى، اور اب ميں نے فيصلہ كيا ہے كہ انشاء اللہ جب ميں كام كرنے لگوں گا تو اپنے والد صاحب كى نكالى ہوئى رقم واپس كرونگا، اور والد صاحب كے علم كے بغير ہى وہ رقم ان كے بيگ ميں ركھ دونگا.
سوال يہ ہے كہ: كيا ميں والد صاحب كو بتائے بغير ہى ان كى رقم بيگ ميں ركھ دوں، كيونكہ مجھے خدشہ ہے كہ وہ مجھ پر ناراض ہونگے، اس ليے كہ ميں اپنے والد صاحب كے ساتھ ہى كام كرونگا، جس كى بنا پر خدشہ ہے كہ وہ مجھ پر اعتماد نہيں كرينگے. اس ليے برائے مہربانى آپ يہ بتائيں كہ مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بيگ سے والد كے علم كے بغير آپ كا پيسے نكالنا ايك ظاہرا قبيح اور برا عمل، الحمد للہ اللہ تعالى نے آپ كو اس سے توبہ كرنے اور صحيح راہ كى توفيق نصيب فرمائى ہے، اور آپ كى توبہ ميں يہ بھى شامل ہے كہ آپ وہ مال اپنے والد كو واپس كريں جو ليا گيا ہے.

اور اگر آپ كے ليے والد كو اس كا علم ہونا ان كى ناراضگى كا باعث ہے، يا پھر آپ پر عدم اعتماد كا باعث ہو تو آپ انہيں كسى بھى طريقہ اور وسيلہ سے وہ مال واپس كريں، اور انہيں اس كا علم بھى نہ ہو سكے، مثلا آپ وہ رقم ان كے بيگ ميں ركھ ديں، يا كوئى اور طريقہ اختيار كريں.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

میں بچپن میں جب دیکھتا کہ والد صاحب نے کوئی چیز رکھی ہے چاہے وہ پیسے ہوتے یا کوئی اور نفع والی چیز تو میں وہ اٹھا لیتا، اور والد صاحب کو اس کا علم بھی نہ ہوتا، اور جب میں بڑا ہوا تو مجھے اللہ سے ڈر لگنے لگا تو میں نے یہ کام ترک کر دیا، اور کیا اب میرے لیے جائز ہے کہ میں اپنے والد صاحب کے سامنے اس کا اعتراف کروں یا نہ ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" آپ کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ آپ نے اپنے والد کی جو نقدی یا کوئی اور چیز لی تھی وہ واپس کریں، لیکن اگر وہ خرچ کے لیے بالکل معمول سی چیز تھی تو اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والا فتاء (15 / 352).

اور کمیٹی کے علماء کرام سے یہ سوال بھی ہوا کہ:

اگر کوئی انسان مال چوری کرے اور پھر وہ اس سے توبہ کرنا چاہے اور مالک کے علم کے بغیر ہی وہ اس کا مال واپس کر دے تو اس کی توبہ کا حکم کیا ہو گا ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر واقعتا ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے، اور وہ اپنی توبہ میں سچا ہو اور صدق دل کے ساتھ توبہ کرنا چاہتا ہو، اور اپنے کیے پر نادم بھی ہو، اور اس نے پختہ عزم کیا ہو کہ وہ آئندہ ایسا کام نہیں کریگا تو اس کی توبہ صحیح ہے، اور مال کی لاعلمی میں مسروقہ مال اسے واپس کرنے سے اس کی توبہ کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (24 / 355).

واللہ اعلم .